پکھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء اور انبیاء سے اور اماموں اور فرشتوں اور پریوں سے کر گذرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کیلئے جاتے ہیں، سبحان اللہ! یہ منہ اور یہ دعویٰ، سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ یوسف میں:۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک
إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ (۱۲ – ۱۰۶) کرتے ہیں۔

ف:۔ یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں پھر اگر کوئی سمجھانیوالا ان لوگوں سے کہے کہ تم دعویٰ ایمان کا رکھتے ہو اور افعال شرک کا کرتے ہو سو یہ دونوں راہیں کیوں ملائے دیتے ہو؟ اس کو جواب دیتے ہیں کہ:

ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیاء اور اولیاء کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں، مشرک جب ہوتے کہ ہم ان انبیاء و اولیاء کو پیروں و شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ان کو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کی مخلوق اور قدرت تصرف کی اسی نے اسکو بخشی ہے، اس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان کا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور ان سے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں اور اس کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل اور ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور ان کے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم ان کو مانتے ہیں ویسا اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں۔

اور اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں۔

یہ کتاب نہیں ایک نمبر ا فتنہ ہے

تقویۃ الایمان

تالیف

مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی

ناشر

فخر العبید اعظمی

مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مئوناتھ بھنجن یوپی

12/-

انبیاء اور اولیاء کی سفارش

اور ان باتوں کا سبب یہ ہے کہ خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط غلط رسموں کی سند پکڑی اور اگر اللہ و رسول کا کلام تحقیق کر لیتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے۔ اللہ صاحب نے انکی ایک نہ مانی اور ان پر غصہ کیا اور انکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس میں اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ

(۱۰ - ۱۸)

اور پوجتے ہیں ورے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے ان کو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہیں یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس، کہہ! کیا بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں؟ سو وہ نرالا ہے ان سے جنکو یہ شریک بتاتے ہیں۔

ف:۔ یعنی جنکو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو؟ سو اس کو بتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں ہے

کہ اس کو مانے اور اسکو پکارے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیاء اور اولیاء کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار میں ہے ان کے پکارنے نہ پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو سفارشی بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے اور اللہ صاحب نے سورۂ زمر میں فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۔ (۳۹ ــ ۳)	اور جو لوگ کہ ٹھہراتے ہیں ورے اللہ کے اور حمایتی کہتے ہیں پوجتے ہیں ہم ان کو سو اسلئے کہ نزدیک کر دیں ہم کو اللہ کی طرف مرتبہ میں بیشک اللہ حکم کریگا انمیں اس چیز میں کہ اس میں اختلاف ڈالتے ہیں بیشک اللہ راہ نہیں دیتا جھوٹے ناشکرے کو

ف:۔ یعنی جو بات سچی تھی کہ اللہ بندے کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سو اسکو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پوری کرتا ہے اور سب بلائیں ٹال دیتا ہے سو اسکا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اوروں سے چاہنے لگے پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں، سو اللہ ہرگز ان کو راہ نہیں دے گا اور راہ سے ہرگز اس کی نزدیکی نہ پاویں گے بلکہ جوں جوں اس راہ میں چلیں گے سو اس سے دور ہوتے جاویں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جان کر کہ اس کے پوجنے کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا

اور اللہ کا ناشکرا۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔

اللہ صاحب نے سورۂ مومنون میں فرمایا ہے کہہ! کون ہے وہ شخص کہ اسکے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اسکے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہدینگے کہ اللہ ہے، کہہ پھر کہاں سے خبطی ہو جاتے ہو؟

ف: یعنی جب کافروں سے پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے، اور اس کے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہو سکے تو یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی، اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔

شرک کے معنیٰ یہ ہیں

سو سمجھنا چاہیئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں